بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر (۲۴)

الفضل

قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۳۱ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۲ ھ | ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۰ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پاؤں کی درد میں کل شام نمایاں طور پر کمی تھی۔ لیکن آج صبح درد کچھ زیادہ ہے۔ ورم بھی زیادہ ہے گو پرسوں کی نسبت کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں — پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے حضور کل خطبہ جمعہ نہیں فرما سکے — جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کئی دن قادیان میں قیام فرمانے کے بعد آج آٹھ بجے صبح بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں ایک دن قیام کے بعد دہلی روانہ ہو جائیں گے — کلانور کے جلسہ پر مولوی عبد الغفور صاحب۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی دل محمد صاحب۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کو بھیجا گیا —

خطبہ جمعہ

جوں جوں جنگ خاتمہ کی طرف آ رہی ہے ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ ار تبوک ۱۳۲۲ ہش مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۴۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ منشی فتح دین صاحب)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

کل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس

جنگ میں اہم تغیرات

پیدا ہونے کے سامان ہو گئے ہیں۔ ریڈیو کی خبر ہے۔ کہ کل صبح اٹلی نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ ایک لحاظ سے خوشی ہے۔ ایک خوشی تو اس لحاظ سے ہے۔ کہ ۱۹۴۲ء میں میں نے رویا دیکھی تھی۔ جس میں دشمن کی فوجیں پیچھے ہٹتی ہوئی اور اٹلی کی شکست دیکھی گئی تھی۔ جو پوری ہو گئی دوسری خوشی اس لحاظ سے ہے۔ کہ جس ملک میں ہمارا مبلغ ٹھہرا ہوا تھا۔ گو اب ہمارا اس سے مشنری کے طور پر تعلق نہ تھا۔ کیونکہ ہم اسے کام سے فارغ کر چکے تھے۔ مگر پھر بھی جب تک وہ واپس نہ آ جاتا۔ انتظام کی ذمہ واری ہم پر عائد ہوتی تھی۔ اس جنگ کے خاتمہ کی وجہ سے اس کی بھی

واپسی کے سامان

اللہ تعالیٰ نے کر دئے ہیں۔ یا ممکن ہے آئندہ کے لئے

تبلیغ کا راستہ

ہی کھل جائے۔ جنگ کی وجہ سے حالات ایسے ہو گئے تھے۔ کہ وہ واپس نہ آ سکتے تھے۔ اس سے ایک فائدہ بھی ہو گیا۔ کہ انہوں نے زبان اچھی طرح سیکھ لی ہو گی۔ جو دوسرے مبلغوں کے سکھانے میں ممد ہو سکتی ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعہ نے ہماری ذمہ واریوں کو اہم کر دیا ہے۔

یوں تو تغیرات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ انسان کبھی کام عجلت سے کرتا ہے۔ کبھی ڈر سے کرتا ہے۔ کبھی جلدی کرتا ہے۔ اور کبھی انتظار کر لینا ہے۔ مگر ہمارے لئے

ایک ایک دن کی دیر

زہر قاتل ہے۔ دنیا میں اس قسم کے تغیرات ہو رہے ہیں۔ کہ اگر انکی طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو پھر ہمیں ترقی کے لئے کئی سو گنے قربانی کرنی پڑے گی خصوصاً اس وقت سستی کرنا جبکہ خشیت پیدا ہو چکی ہے حد درجہ کی غفلت ہو گی۔ اب مثلاً جرمنی میں انگلستان میں۔ روس میں لاکھوں موتیں ہوئی ہیں۔ صرف اٹلی میں پانچ فی صدی موتیں ہو چکی ہیں۔ بعض ملکوں میں دس فی صدی اور بعض میں پندرہ فی صدی بلکہ بعض میں تو بیس فی صدی تک پہنچ گئی ہیں۔ ممکن ہے بعد میں قتل کا بازار اور بھی گرم ہو۔ غرض لڑائی میں لوگ الگ قتل ہوتے ہیں۔ اور جاسوسوں کو الگ قتل کیا گیا ہے۔ اور آزادی کی کوشش کرنے والے مزید برآں مارے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ یہ ہزاروں لاکھوں تک مر چکے ہوں۔ پھر قحط سے بھی مرے ہوں گے۔ تو جس ملک کی آبادی بیس ۲۰ فی صدی مر جاتی ہے۔ اس کا خیال کر کے بھی دل دہل جاتا ہے۔

قادیان کی آبادی

چودہ ہزار کے قریب ہے۔ اس میں سات آدمیوں کو ہیضہ ہوا تھا۔ ان میں سے پانچ مر گئے ہیں۔ ان پانچ کی وجہ سے خطوں میں۔ تاروں میں اور فون پر جو گھبراہٹ کا اظہار کیا جاتا رہا۔ ان سے بے حد پریشانی پائی جاتی تھی۔ مگر چودہ ہزار کی آبادی میں سے پانچ کا مر جانا۔ اس کا صرف یہ مطلب بنتا ہے۔ کہ سوا دو ہزار میں سے ایک آدمی مرا اور سو میں سے ۱/۲۲ آدمی۔ جس کی وجہ سے اس قدر شور و شر ہوا۔ کجا یہ کہ سو میں سے ۱/۲۲ اور کجا یہ کہ ۱/۱۰ بلکہ بعض جگہ اس سے بھی زیادہ۔ تو جس ملک میں ایسی تباہی آئی ہو۔ کہ کام کرنے والی آبادی کا بیشتر حصہ مر چکا ہو۔ ان کا کیا حال ہو گا۔ کیونکہ جہاں ۲۰ فیصدی تباہی ہوئی ہے۔ اس کا تو یہ مطلب بنتا ہے۔ کہ ہر پانچ میں سے ایک آدمی۔ دیکھو ہر پانچویں کا تباہ ہو جانا کتنی دہشت پیدا کرتا ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ پانچواں حصہ تباہ ہوا ہے۔ یا دسواں تباہ ہوا ہے۔ کیونکہ وہ حصہ جو کام کرنے والا ہوتا ہے وہ تو کل آبادی کا ۲۰-۲۵ فی صدی ہی ہوتا ہے۔ پس

اس تباہی کا مطلب

یہ ہے کہ بعض ملکوں کے کام کرنیوالوں میں سے ۸۵ فیصدی مر گئے ہیں۔ خیر کچھ بوڑھے بھی کام کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اگر انکو نکال دیا جائے۔ تو وہاں ۷۰ فیصدی تباہ ہو گئے ہیں۔ سو ملک کے ۸۵ کا مر جانا یا

۷۰ خاندانوں کا لاوارث رہ جانا

یہ ایسی چیز ہے کہ اس سے کوئی بھی اقتصادی صورت باقی نہیں رہ جاتی۔

یورپ جیسے ملک میں جو عیش پرستی اور نشہ میں مبتلا ہے جنگ کے بعد ہی ایسا موقعہ ہے۔ کہ وہ اس ہولناک تباہی سے ڈر کر توجہ کرے۔ باقی وقتوں میں تو وہ دین کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کرتے۔ اس ملک میں جب کوئی تقریر کرتا ہے۔ تو وہ اسلئے نہیں سنتے۔ کہ انکو کوئی دلچسپی ہوتی ہے۔ اول تو وہ سنتے ہی نہیں۔ لیکن اگر سنیں بھی۔ تو وہ نہ اعتراض دل سے کر رہے ہوتے ہیں۔ اور نہ پسندیدگی کا اظہار دل سے کر رہے ہوتے ہیں۔ ان ساری باتوں کو وہ خیالی اور جھوٹی خیال کرتے ہیں۔

اور سمجھتے ہیں۔ یہ کوئی پاگل ہے۔ اور محسوس بھی نہیں کر رہے ہوتے۔ کہ ہم بھی مان گیا لیکن اب ان کی زندگی کا پہلو ہی بدل گیا ہے۔ اور

ان کے دل مرعوب

ہو رہے ہیں:

مولوی محمد الدین صاحب نے جب وہ یورپ سے واپس آئے۔ ایک دفعہ ذکر کیا۔ کہ وہاں آدمی گھر سے نکلتا ہے۔ تو گلی کی نکڑ تک اسے سات دفعہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے کوئی ملنے والا اسے کہتا ہے کہ آج موسم خراب ہے۔ تو وہ کہتا ہے ہاں خراب ہے۔ آگے چلتا ہے۔ پھر دوسرا شخص ملتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کیسی اچھی ٹھنڈک ہے۔ تو یہ بھی ساتھ کہتا ہے ہاں کیا ہی اچھی ٹھنڈک ہے۔ آگے چل کر کسی اور سے ملتا ہے۔ جو بادل کو پسند کرتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کیسا اچھا بادل آیا ہے۔ وہ بھی اس کی ہاں میں ہاں ملا کر کہتا ہے۔ ہاں خوب بادل آیا ہے۔ اسی طرح ہر اس شخص سے ملکر جو بھی کوئی بات کرتا ہے۔ خواہ اس کا دل دوسرے کی تائید کر رہا یا نہ کر رہا ہو مگر ایک شہری ہونے کی حیثیت سے وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ

دوسرے کی بات کی تصدیق

کرے۔ اگرچہ دل سے وہ گالیاں دے رہا ہو۔ مگر تائید ضرور کرتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ آج اولے پڑینگے۔ تو خواہ اس کا خیال اس کے خلاف ہو۔ اسے کہنا ہی پڑتا ہے۔ کہ ہاں اولے پڑنے کا احتمال ہے موسم کے متعلق سوال کی عادت انگریزوں میں اس قدر راسخ ہے۔ کہ تم جب بھی انگریز سے ملنے جاؤ خواہ دھوپ نکلی ہوئی ہو۔ یا بارش ہو رہی ہو۔ وہ تم سے ضرور پوچھے گا۔ کہ علاقہ میں موسم کیسا ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک میں موسم ایک سا ہوتا ہے۔ انگلستان کی طرح دن میں دو تین دفعہ نہیں بدلتا۔ پس اس قسم کے شہر میں ہر شہری اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ میں اس کی تصدیق کروں۔ دل سے خواہ اسے غلط ہی سمجھتا ہو۔ مگر جنگ کی وجہ سے

دلوں میں نیک تبدیلی

کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ ہمیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے سال دو سال میں اپنی

تیاری کر لینی چاہیئے۔ تا کہ جنگ کے بعد ہم تبلیغ کے ذرائع سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ لیکن اگر اب تیاری نہ کریں۔ اور جنگ کے بعد کریں۔ اور کہیں اب کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ تو نہ معلوم جنگ کے بعد جب تک ہماری تیاری مکمل ہو اس وقت تک ان کے دل سخت ہو چکے ہوں۔ اور تبلیغ مشکل ہو جائے۔ کیونکہ اس وقت لوگ حادثات کو بھول چکے ہونگے۔ وہ نئے منصوبے کر رہے ہونگے۔ اور نئی شرارتیں سوچ رہے ہونگے وہ نہیں چاہیں گے۔ کہ فضول بحثوں میں پڑیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت وہ یہ اثر لیں۔ کہ جس طرح کوئی بندر نچانے والا چند منٹ کے لئے دل بہلا دیتا ہے یہی حال مذہبی مبلغوں کا ہے۔

پس ہم کو

روپیہ سے اور لٹریچر سے

اس موقعہ پر یکدم دھاوا بولنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ تا جنگ کے بعد دو چار سال میں ہی ان کو دین کی طرف لے آئیں کیونکہ اب ان کے دل کمزور ہو چکے ہیں وہ ڈرے ہوئے ہیں۔ اور ان کے دل خوف محسوس کرتے ہیں۔ اور ایک رغبت پیدا ہو چکی ہے۔ چاہیئے کہ ہم اس وقت سے پہلے فائدہ اٹھالیں۔ اور

سچائی کا پیغام

ان تک پہونچا دیں۔ پیشتر اس کے کہ پھر ان کے دل سخت ہو جائیں۔ جب ان میں سے کچھ لوگ مان لیں گے۔ وہ پھر یہ نہ کہہ سکیں گے۔ کہ یہ لوگ پاگل ہیں بے شک ایشیائی لوگوں کے متعلق ان کا یہی خیال ہے۔ کہ یہ مذہبی دیوانے ہیں۔ مگر جب ان ہی کی قسم کے لوگ مان لیں گے۔ وہ ہم خیالات ہم پیشہ ہوں گے۔ جب وہ ان سے بات کریں گے۔ تو وہ نسبتاً زیادہ توجہ سے بات سنیں گے۔ اگر اس وقت وہ کسی کو پاگل سمجھیں گے بھی، تو چھوٹی قسم کا۔ اگر اب وہ ۹۰ فیصدی کو پاگل کہتے ہیں۔ تو پھر شائد دس فیصدی کے متعلق خیال کریں گے۔ کیونکہ انکو نظر آرہا ہوگا۔ کہ وہ ان کے ہی ہم خیال ہم مذہب وملت تھے۔ غرض جوں جوں جنگ خاتمہ کی طرف آ رہی ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ اور

جو میدان تبلیغ کے لئے خالی

کیا جا رہا ہے۔ وہ شائد چار پانچ سال تک ہی رہے گا۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ جو ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔ جب اس کے بعد میں ۱۹۲۴ء میں لنڈن گیا۔ تو گو اس کا لوگوں کے دلوں پر اثر تھا۔ مگر وہ حالت نہ تھی۔ جو ۱۹۱۸ء میں تھی۔ اس میں کمی آگئی تھی۔ اور اتنا ڈر نہ رہا تھا۔ پھر ایک اور بات بھی ہے پہلی جنگ کے بعد لوگوں کے دلوں میں عام طور پر مذہب کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی تھی۔ بلکہ یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ یہ تھوڑے دنوں کی زندگی ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ لطف اٹھانا چاہیئے۔ پس وہ زیادہ عیش اور آزادی کی زندگی گزارنے لگ گئے تھے۔ مگر اس جنگ کے بعد یورپ کچھ عرصہ کے لئے

مذہب کی طرف مائل

رہے گا۔ اس دفعہ جو خرچ ہو رہا ہے۔ وہ بھی پہلے سے زیادہ ہے۔ ان کو مالی لحاظ سے صدمہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ انگریزوں کا خرچ

گزشتہ جنگ سے دوچند

ہو چکا ہے۔ شاید آخر تک تین چار گنا ہو جائے امریکہ کا تو دس گنا ہو گیا ہے۔ خرچ کے بڑھتے ہوئے ڈر آتا ہے۔ کہ دنیا کی مالی حالت کیسی ہو جائیگی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اربوں کے الفاظ صرف انداز کے لئے ہیں عملی دنیا میں ان کا کوئی کام نہیں۔ مگر اب تو خرچ اربوں نہیں بلکہ کھربوں میں جاتا ہے۔ یہ سب خرچ۔ کام کرنے والی آبادی کی تباہی اور حادثات یہ چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کی کچھ عرصہ

دین کی طرف توجہ

رہے گی پس یہ دن ایسے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے داغ بیل ڈال دی ہے۔ ہم کو پہلے سے ہی توجہ کرنی چاہیئے۔ قبل اس کے کہ اسکے نشان مٹ جائیں۔ پس جماعت کی ذمہ واریاں بڑھ رہی ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے آپکو

دین کی خدمت کے لئے وقف

کریں۔ تحریک جدید میں جنہوں نے حصہ لیا ہے وہ اور بڑھ کر حصہ لیں۔ اس سال کے جن کے بقائے ہیں وہ ادا کریں۔ اب نیا سال آنے والا ہے۔ اور وہ اس دور کا آخری سال ہے۔ اس کے لئے کیا ذمہ واریوں کے لحاظ سے اور کیا آخری منزل کے لحاظ سے زیادہ زور لگانا چاہیئے۔ پھر نہ معلوم نئی تحریک کس قسم کی ہوگی۔ بہرحال اسے تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ وہ آپ بہتر سمجھا دے گا۔ مگر ہمیں ابھی سے کیا مالی لحاظ سے اور کیا وقتی لحاظ سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

نوجوانوں میں دین کا شوق

پیدا کیا جائے۔ اور وہ پہلے سے تیاری کر لیں۔ تا کہ جب سلسلہ کے پھیلانے کے دن آئیں۔ یہ تیاری ہمارے کام آسکے۔ اور جس جس قربانی کی بھی اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہو۔ ہم اس سے دریغ نہ کریں اور ہم پہلی قوموں سے اچھا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں۔ ایک اور خیال بھی اس امر کی تائید کرتا ہے۔ کہ اس جنگ کے پیچھے

کوئی برکت پوشیدہ

ہے۔ اور وہ یہ کہ اٹلی کے متعلق رویا میں نے ستمبر ۱۹۴۲ء میں جبکہ میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں شملہ ٹھہرا ہوا تھا دیکھی تھی اور اب اٹلی کی شکست کا واقعہ بھی ستمبر میں ہی پیش آیا۔

خدام کے لئے ایک ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ریزولیوشن الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ تمام قائدین و زعماء کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تمام خدام تک اس کی اطلاع کر دیں۔ اور اسکی تعمیل کی نگرانی کر کے مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔ جس واقعہ کے نتیجہ میں مجلس مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے چونکہ وہ اتوار کے روز واقع ہوا ہے۔ اس لئے جو روزے تجویز کئے گئے ہیں۔ وہ اتوار کے روز رکھے جائیں۔ ہر خادم کے لئے متواتر تین روزے رکھنا ضروری ہے۔ اور اراکین مجلس مرکزیہ قائدین و زعماء کے لئے ۵ روزے۔ تین روزے خدام کی طرح مسلسل تین اتوار کو رکھے جائیں۔ اور دو روزے پہلی اور دوسری اتوار سے متصل پیر کے روزے رکھے جائیں۔ جس غلطی کا ہم میں سے بعض خدام نے ارتکاب کیا ہے۔ وہ صحیح اسلامی تعلیم اور آداب سے عدم علم اور مغربی تمدن کے بُرے اثرات کے نتیجہ میں ہے۔ اس لئے اس دردناک واقعہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہم اپنی سزا کے عرصہ کے دوران میں الفضل میں مختلف مضامین کے ذریعہ خدام کے سامنے اسلامی تعلیم اور اسلامی آداب کو پیش کریں۔ تمام خدام کا ان مضامین کا مطالعہ اور اس پر عمل درآمد ضروری ہے۔ قائدین و زعماء کرام خدام کو ان مضامین کے سنانے کا انتظام کریں۔ اور اس سلسلہ مضامین کے ختم ہونے پر مرکز میں اس بارہ میں اپنی مساعی کی مفصل رپورٹ بھجوائیں۔ خاکسار قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوب لنڈن

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں

یکم اکتوبر بروز جمعہ ہم نے عید کی نماز ادا کی۔ حاضری توقع سے زیادہ ہوگئی۔ ایک ایجنسی کے فوٹو گرافر نے اس تقریب کے فوٹوز لئے۔ ہولٹن پریس ایجنسی نے عید کی رپورٹ ٹرل ایسٹ کے پریس کو بھیجی۔ بی بی سی اینڈ سیکشن کا نمائندہ بھی آیا۔ اور رپورٹ لکھ کر لے گیا۔ جو اس نے "پندرہ روزہ خط" میں براڈکاسٹ کی۔ برائٹن سے مسٹر بدرالدین بانڈ کیمبرج سے مسٹر عبد الفتاح وسیم (انجینیرنگ سٹوڈنٹ) اور ولنگٹن سے مسٹر خالد ڈکنسن اور سکاٹ لینڈ سے لفٹنٹ محمد اشرف صاحب اس تقریب میں شامل ہوئے۔ فوڈ منسٹری کی طرف سے گوشت وغیرہ راشن خوراک کا سپیشل الاؤنس مل گیا تھا۔ اس لئے عید اور جمعہ کی نمازوں کے بعد سب حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

ایک غلطی کی تصحیح۔ ایسٹ اینڈ مسجد میں عید جمعرات کو منائی گئی۔ اسی طرح لورپول اور کارڈف میں۔ ایوننگ نیوز میں یہ شائع ہوا۔ کہ اگرچہ بدھ کی شام کو انگلستان میں چاند کی رویت ناممکن تھی لیکن ایسٹ اینڈ اور دوسرے مقامات کے مسلمانوں نے عید اس بناء پر کی ہے۔ کہ بدھ کی شام کو مصر میں چاند دکھائی دیا۔ میں نے خطبہ میں اس غلطی کی اصلاح کی۔ میں نے کہا۔ کہ چونکہ عید کے متعلق اختلاف کا ذکر پریس میں آچکا ہے۔ اس لئے میں یہ ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ اس کے متعلق اسلامی شریعت کا صحیح حکم بیان کر دوں۔ جن لوگوں نے مصر والوں کی رویت ہلال کی بناء پر یہاں عید کی ہے۔ جبکہ یہاں رویت ہلال ناممکن تھی۔ انہوں نے شریعت کے خلاف کیا ہے ہر اہل ولائت کے لئے عید کرنے کے لئے چاند دیکھنا ضروری ہے۔ ترمذی میں آتا ہے۔ کہ ام الفضل نے ابوکریب کو ایک کام کے لئے شام بھیجا۔ وہ ابھی شام میں ہی تھے۔ کہ رمضان کا چاند دکھائی۔ اور معاویہ اور دوسرے لوگوں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ جب وہ کام کر کے مدینہ واپس پہونچے۔ تو ابھی رمضان کے چند روزے باقی تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان سے شام کے حالات دریافت کرتے ہوئے پوچھا۔ کہ وہاں رمضان کا چاند کب دکھائی دیا۔ ابوکریب نے کہا جمعہ کی شام کو۔ انہوں نے فرمایا کیا تم نے خود دیکھا تھا۔ ابوکریب نے کہا نہیں دوسرے لوگوں نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اور معاویہ نے بھی ہفتہ کا روزہ رکھا تو ابن عباس نے فرمایا۔ کہ ہم نے تو ہفتہ کی شام کو دیکھا۔ اس لئے ہم تو تیس روزے پورے کریں گے۔ یا یہ کہ پہلے چاند دکھائی دے۔ ابوکریب نے کہا کہ کیا معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ اور اسی طرح ہمیں خدا کے رسول نے حکم دیا ہے۔ کہ ہر ملک اور ہر اہل ولایت کے لئے چاند کی رویت ضروری ہے اس وقت معاویہ بادشاہ تھے۔

(۲) فیلڈ مارشل ویول اور اتحادی ملٹری آفیسرز کو اور سیر لیگ کی طرف سے ریسپشن دیا گیا۔ اس میں نیز دوسرے ریسپشنوں میں جو لارڈ ویول کو دیئے گئے شامل ہوا۔ جہاں مختلف اشخاص سے گفتگو ہوئی۔ (۳) انڈین کنٹنجنٹ کے ایک شخص نے روزہ کے متعلق مسائل دریافت کئے جن کا جواب دیا گیا (۴) ایک انگریز مسٹر ہنری معہ اپنی لڑکی اور داماد کے آئے جنہیں ٹریکٹ دیئے گئے۔ (۵) انڈین فضائی آرمی کے نمائندے جو لنڈن آئے ہوئے ہیں۔ ان سے انڈیا ہوس میں ملاقات ہوئی۔ ان میں سے مسو بیدار ایس۔ بی رنڈ کا ر مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ ان سے مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ (۶) ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن میں ایک پرچہ مخلوط انتخاب پر پڑھا گیا۔ جس میں سپیکر نے اس امر پر زور دیا۔ کہ ہندوستان میں مخلوط انتخاب ہونا چاہیئے۔ ڈسکشن میں حصہ لیتے ہوئے میں نے جداگانہ انتخاب کی وجوہات بیان کیں۔ کہ کیوں ہونا ضروری ہے۔ (۷) ایک لیڈی آکسفورڈ سے آئی۔ جس سے مسئلہ الوہیت مسیح وغیرہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اور اسے پمفلٹ دیئے گئے۔ (۸) جنرل ایچ آر الیگزنڈر کو بھی میں نے نارتھ افریقہ کی فتح کے متعلق پمفلٹ جو بھیجا تھا۔ انہوں نے اپنے ہیڈ کوارٹرز سے خط بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ میں نے نہایت دلچسپی سے اشتہار پڑھا ہے۔ پھر لکھا ہے۔

I much appreciate your having sent it to me

(۹) "اسلام" کے عنوان کے ماتحت ۱۵ صفحہ کی ایک کتاب چھپوائی ہے۔ جس کے متعلق تفصیل سے پھر لکھوں گا انشاء اللہ تعالےٰ (۱۰) میری اہلیہ صاحبہ اور عزیز بچہ عزیز صلاح الدین بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج سیرالیون اپنے ۱۶ اگست کے خط میں جو یہاں ۱۶ اکتوبر کو پہونچا۔ تحریر فرماتے ہیں۔

گذشتہ رپورٹ میں نے ماگبورکا سے ارسال کی تھی۔ مورخہ ۴ وفا تک خاکسار ماگبورکا میں رہا۔ یہاں مولوی محمد صدیق صاحب احمدیہ مسجد اور دارالتبلیغ بنوا رہے ہیں لیکن جماعت ابھی قلیل التعداد اور کمزور ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں مولوی محمد صدیق صاحب ایک سو میل دور ایک شہر کابالا میں تشریف لے گئے۔ اور زیر تعمیر عمارتوں کے لئے ۱۵ پونڈ کے قریب چندہ جمع کیا۔ خاکسار اور مولوی محمد صدیق صاحب بو اور ماگبورکا کی زیر تعمیر عمارتوں کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے مکینی روانہ ہوئے۔ اس سفر میں ۱۰۰ پونڈ کے قریب چندہ جمع ہوگیا۔ جس کا ½ حصہ بو کی عمارتوں پر اور باقی ½ ماگبورکا کی عمارتوں پر خرچ ہوگا۔ انشاء اللہ

مورخہ ۱۲ وفا کو خاکسار نے آنریبل مسٹر بولسٹی سے جو یہاں کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں ملاقات کی۔ آپ پہلے افریقن ہیں جنہیں حکومت نے یہ عہدہ عطا کیا ہے۔ چونکہ آپ متعصب عیسائی اور اسلام کے مخالف ہیں۔ اس لئے ایک گھنٹہ کے قریب مناظرانہ رنگ میں گفتگو ہوتی رہی۔ آپ اخبار ڈیلی گارڈین کے مالک ہیں اور آپ نے ہمارے چندہ دہندگان کی فہرست اپنے اخبار میں درج کردی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

۱۵ وفا کو ہم دونوں فری ٹاؤن سے بذریعہ ٹرین روتیفنک پہونچے۔ مولوی صاحب اگلے روز بو روانہ ہوگئے۔ اور خاکسار ۱۷ کو واپس فری ٹاؤن آگیا۔ فری ٹاؤن میں انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ دو دن تبلیغ کرتا رہا۔ ۱۹ کو موٹر لانچ کے ذریعہ فری ٹاؤن سے روکو پہنچا۔ اور سکول کے حسابات چیک کئے کیونکہ عنقریب سکول کا معائنہ ہونے والا ہے۔ رامبولو کے پیرامونٹ چیف اور اس کے اسسٹنٹ کو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی اور وہ دونوں احمدیت کے قریب ہیں لیکن امام مخالف ہے۔ تقریباً سارا دن اس سے مناظرہ ہوتا رہا۔ روسینو میں ایک غیر احمدی تاجر ہمیشہ ہی ہماری مالی مدد کرتا رہتا ہے اسے بڑے زور سے تبلیغ کی گئی۔ روکوپر میں ہر احمدی کے مکان پر جا کر اس سے ملاقات کی۔ چیف کے ہاں جا کر اسے تبلیغ کی۔ دو بڑے آدمی جو عملاً مرتد ہو چکے تھے انہیں تبلیغ کی۔ اور وہ از سر نو احمدی ہوئے۔ دو نئے آدمیوں نے احمدیت قبول کی۔ اس علاقہ میں بعض حاجی لوگ اہل مکہ سے فتاویٰ منگوا کر مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ مورخہ ۲ ظہور کو خاکسار رد کو پر سے کامبیا پہنچا۔ یہ شہر مخالفت کا مرکز ہے۔ میں امام مسجد کے ہاں جو اشد ترین مخالف ہے اترا تا شاید اسے تبلیغ کا کوئی موقعہ مل جائے۔ مگر اس نے ایک نہ سنی۔ میں نے دو دن کامبیا میں ٹھہر کر لوگوں کے مکانوں اور دکانوں میں جا کر انہیں دعوت حق دی۔ بعض مخالف علماء کو بڑی تحدی اور جوش سے للکارا۔ کہ یا تو آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کو قرآن مجید سے نکال دو۔ یا گزشتہ اور موجودہ جنگ عظیم کی نظیر ۱۳۰۰ سال میں پیش کرو ورنہ

امتحان دعوۃ الامیر ؁ٔ۴۳ ۔ چونکہ ”نبوت کورس“ سیرت پیشوایان مذاہب ہے۔ اس لئے دعوۃ الامیر کا امتحان بجائے ۷ کے ۱۴ نومبر کو ہوگا۔ خدام مطلع رہیں۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرو ۔ اسی طرح کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار جو مصر میں چھپی ۔ اور یہاں عام علماء کے پاس موجود ہے ۔ اور اس میں لکھا ہے ۔ کہ مہدی ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوگا اب ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود مہدی نہیں ہیں تو سچے مہدی کو پیش کرو۔

ڈابمیا میں جو احمدی موجود ہیں ۔ ان میں ایک دوست نڈر تبلیغ کرنے والے آدمی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں کی مدد فرمائے اور ایمان اور تعداد میں ترقی دے ۔ ایک احمدی نے ایک پونڈ چندہ دیا ۔ بعض اور لوگوں نے بھی کچھ مدد کی ۔ لوگ باوجود شدید مخالفت کے عزت اور احترام سے پیش آتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے ۔

مورخہ ۵ کو کابمیا سے مانگے پہنچا ۔ اور کچھ چندہ جمع کیا ۔ مورخہ ۱۳ ر ماہ ظہور کو خاکسار موٹر لانچ کے ذریعہ پورٹ لوکو سے فری ٹون پہنچا ۔ لانچ میں فری ٹون کی ایک جامع مسجد کے نائب امام کو کئی گھنٹے تبلیغ کی

۱۵ ۔ کو ایک انگریز نومسلم سے جس کا نام مسٹر کلیٹن ہے ملاقات کی ۔ آپ فوج میں انجنیئر ہیں اور ۱۹۱۱ء سے مسلمان ہیں اور ووکنگ مشن سے متعلق ہیں ۔ ایک گھنٹہ آپ سے بات چیت ہوئی ۔ آپ سے کچھ بحث مباحثہ کی صورت بھی ہوگئی ۔ بالآخر میں نے تحفہ شہزادہ ویلز مطالعہ کے لئے دی ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے ۔

لندن سے بذریعہ ایئر گراف اطلاع

مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن سے بذریعہ ایر گراف اطلاع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لنڈن کا نو سالہ حساب پہنچ گیا جو درست ہے ۔ میں اب اس کوشش میں ہوں کہ حضور ایدہ اللہ جس وقت سال دہم کا مطالبہ فرماویں ۔ اُس وقت جماعت کے نہ صرف وعدے ہی حضور کے پیش کروں ۔ بلکہ اس کے ساتھ روپیہ بھی پیش کردوں ۔ جماعت احمدیہ لنڈن سال دہم کے واسطے چالیس پونڈ سے اوپر انشاء اللہ تعالیٰ پیش حضور کرے گی ۔ اور یہ روپیہ میں بنک لنڈن میں جمع کرکے آپ کو بنک کی رسید ارسال کردوں گا ۔ تا آپ میرے الاؤنس میں سے وصول کرلیں ۔ جماعت لنڈن کے یہ ۴۰ پونڈ سال نہم کے مقابلہ میں ڈبل اضافہ کے ساتھ ہیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

کئی دوست ہیں جو سال دہم کے واسطے نمایاں اضافہ کے ساتھ رقم پیشگی ادا کرچکے ہیں ۔ کئی ہیں جو اس انتظار میں ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب مطالبہ فرماویں تو چونکہ اب سال دہم اس دس سالہ جہاد کا آخری سال ہے ۔ وہ وعدے کے ساتھ ہی روپیہ بھی پیش کردیں ۔ چنانچہ سمندر پار سے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے فرزند ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے لکھا ہے ۔ کہ خان صاحب میری طرف سے جس وقت حضور سال دہم کا مطالبہ فرماویں ۔ اس وقت روپیہ ہی پیش کردیں ۔

اللہ تعالیٰ احباب کی قربانیوں کو قبول فرمائے ۔ اور ان کے مالوں میں برکت بخشے اور تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والے ہر مجاہد کو توفیق عطا فرمائے ۔ کہ وہ سال دہم کے واسطے اتنی قربانی کرے ۔ جو کم از کم اس کی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ ہو کیونکہ بہت ہیں جو شروع تحریک سے ہی ایک ایک ماہ کی آمد سے اوپر دیتے چلے آرہے ہیں +

قادیان میں پبلک ریڈنگ روم کا افتتاح

۲۹ر اکتوبر بعد نماز جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پبلک ریڈنگ روم کا افتتاح فرمایا ۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل مینجر ریڈنگ روم نے ریڈنگ روم کے اغراض بیان کئے ۔ حضرت مفتی صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ کتابیں تبلیغ کے لئے ایک مفید حربہ ہیں ۔ اس لئے کتابوں کا جمع کرنا اور لوگوں کو پڑھوانا تبلیغی لحاظ سے از حد ضروری ہے ۔ اس کام کے لئے آج اس ریڈنگ روم کا افتتاح کیا گیا ہے ۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کام میں مبشر صاحب کی ہر طرح مدد کریں + اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے تمام مجمع سمیت جو مختلف محلہ جات کے احباب پر مشتمل تھا دعا فرمائی :

خاکسار :۔ ملک اللہ بخش لائبریرین ریڈنگ روم

وصیتیں

۶۹۸۴ منکہ عبد الحمید ولد اللہ دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت پنشن عمر ۵۷ سال بیعت خلافت اولیٰ ساکن اوجلہ ڈاکخانہ و ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۔ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

اسوقت میری موجودہ جائیداد نو کنال زمین نہری و بارانی موضع اوجلہ میں ہے اور ایک مکان پختہ و خام مشترکہ ہم دونوں بھائیوں کا ہے ۔ اور ایک بھینس قیمتی ۱۲۶ روپیہ جس میں نے خریدی تھی ۔ اس کل جائیداد اور ماہوار آمد مبلغ ۳۷ روپے ۱۲ آنے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس جائداد کے علاوہ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد میری ثابت ہو ۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اس جائیداد پر قریباً ۶۰۰ روپیہ قرضہ ہے جو میں نے اسی جائداد سے ادا کرنا ہے ۔ بعد منہائی قرضہ جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ والسلام

العبد :۔ عبد الحمید بقلم خود ساکن اوجلہ گواہ شد محمد الدین ساکن بھینی بانگر ۔ ضلع گورداسپور گواہ شد :۔ خلیل احمد دکاندار قادیان بقلم خود

۶۹۹۶ منکہ سید مبارک احمد ولد سید سعید محمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرہالی خورد ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ (۱) زمین ۲۰ گھماؤں در موضع فیروز وال باڈہ ضلع فیروزپور جس کے ہم چھ بھائی مالک ہیں ۔ (۲) چار عدد مکان ایک کنواں نیز ایک جگہ حویلی در موضع سرہالی خورد ۔ جس میں ہم چھ بھائی اور دو ہمشیں حصہ دار ہیں (۳) میری موجودہ تنخواہ ۲۴ روپیہ روزانہ الاؤنس ایک روپیہ ۱۲ آنے ہے ماہوار پے نائک کا الاؤنس ۳ روپیہ دھوبی و نائی کا الاؤنس ۱۰ آنہ ماہوار ملتا ہے جس کے حساب سے ماہانہ آمد کل ۸۰ روپے ۲ آنے بنتی ہے ۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض بد قسمتی کا شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں ۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں ۔ پس آج ہی

"سرمہ ہمیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں ۔ قیمت فی تولہ ۸؍ چھ ماشہ ۴؍ تین ماشہ ۲؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

طبیہ عجائب گھر کے متعلق روزنامہ "انقلاب" لاہور کی رائے

"قادیان میں حکیم عبد العزیز خان صاحب ایک نہایت محبت پرور بزرگ ہیں جنکو صاف ستھرے اور خالص مفردات مہیا کرنے اور مقوی و موثر مرکبات تیار کرنیکا بے پایاں شوق ہے ۔ مشک ۔ عنبر ۔ زعفران ۔ بیش قیمت معدنیات اور علم مفردات جو انکے ہاں دستیاب ہوتی ہیں وہ دور دور تک شاید نہیں ملتیں ۔ حکیم صاحب نے جب کبھی بنفشہ ۔ اسطخودوس ۔ الائچی اسبغول اور اسی قسم کی دوسری چیزیں ہمیں بھیجیں ۔ انکو دیکھ کر جی خوش ہو گیا ۔ اگر یونانی دواخانوں کے مہتمم ایسی صاف ستھری اور خالص ادویہ اپنے ہاں رکھنے کا اہتمام کریں ۔ تو ہندوستان میں طب یونانی کی کایا پلٹ جائے ۔ مفردات کے علاوہ بعض مرکبات و مقویات بھی نہایت عمدہ ہیں اور انکی عمدگی اور تاثیر کا راز بھی یہی ہے کہ ایک تو حکیم صاحب نفع بازی سے نفور ۔ اور "دکانداری" سے بیزار ہیں ۔ دوسرے ان مرکبات کے اجزاء نہایت خالص ہیں ۔ روح نشاط ۔ حبوب محافظ شباب اور زوجام عشق ۔ اکسیر طیریا اور دوسری دوائیں تعریف کی محتاج نہیں ۔ جن قارئین انقلاب کو یونانی طب اور یونانی ادویہ سے لگاؤ ہے ۔ ان کی خدمت میں ہم نہایت زور سے سفارش کرتے ہیں ۔ کہ وہ اپنی ضروریات کیلئے طبی عجائب گھر قادیان کی طرف رجوع کریں انشاء اللہ وہ اس ادارے کی خدمت سے بیحد مسرور و مطمئن ہونگے " (انقلاب ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۴۳ء)

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری مذکورہ جائیداد میں سے فی الحال کوئی آمد نہیں ہے کیونکہ زمین کاشت میرا چچا کرتا ہے۔ اس میں سے ہم حصہ نہیں لیتے۔ مکانات کی بھی فی الحال کرایہ وغیرہ کی بھی کوئی آمد نہیں۔ میں اپنی ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں یا مرنے کے بعد جو بھی آمد ہو۔ یا حصہ زمین رہ جائے۔ اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن حقدار ہے۔ میں اپنی ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ ۸/- روپے بنتا ہے۔ ماہوار انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال کرتا رہونگا۔ العبد۔ خاکسار سید مبارک احمد احمدی۔ گواہ شد:- پیر نصیر الدین ہاشمی ڈی۔ بی روڈ سکول بریلی۔ گواہ شد اقبال علی غنی۔

ہر چیز کو زیادہ سے زیادہ چلایئے اور آئندہ کے لئے

روپیہ بچایئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ کے زمانے کی خریداری سے آپ کے روپے کی پوری قیمت نہیں وصول ہوتی۔ اپنے کپڑوں اور اپنی ہر چیز کو زیادہ سے زیادہ دن چلانے کی کوشش کیجئے کیونکہ اس وقت آپ جو چیز بھی خریدیں وہ اپنی اصلی قیمت سے بہت زیادہ مہنگی پڑتی ہے۔ تکلفات سے ہاتھ اٹھا لیجئے صرف ان چیزوں پر خرچ کیجئے جنکے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا۔ ایک ایک آنہ جو بچ سکے اس وقت کے لئے بچا لیجئے جب چیزیں سستی ہو جائیں گی۔

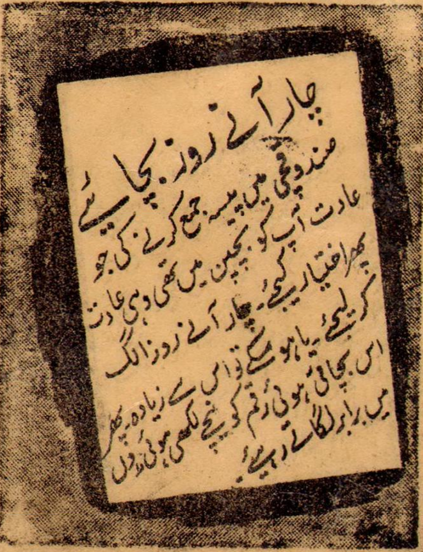

اپنی بچائی ہوئی رقم لگانے سے پہلے اسکا اطمینان کر لیجئے کہ وہ محفوظ رہیگی۔ اگر آپ نے اپنے روپے سے سونا چاندی جائیداد زمین مکان یا سامان خرید کر ڈال دیا تو قیمتوں کے گھٹنے کے بعد آپکے روپے کی مالیت کم ہو جائیگی۔ بجائے اس کے اپنی رقم کو کسی محفوظ جگہ یعنی انجمن امداد باہمی۔ بینک کے سیونگ کھاتے یا پوسٹ آفس سیونگ بینک میں لگائیے مگر آپ ان سے بھی اچھی جگہ روپیہ لگانا چاہیں تو سرکاری قرضوں یا سیونگ سرٹیفکٹوں میں لگائیے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

سُرمہ ہے تو یہ

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو!

جناب احمد علی خاں صاحب ہیڈ محرر جالون سے تحریر فرماتے ہیں "آپکا موتی سرمہ بیحد مفید رہا۔ ایک درجن تولہ والی شیشی بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال فرمائیں"۔

جناب غلام مصطفٰے صاحب پولیس کانسٹیبل جے پور سے تحریر فرماتے ہیں "آپ کا موتی سرمہ بہت مفید رہا۔ جس نے استعمال کیا گرویدہ ہو گیا۔ دس شیشی اور بھیجئے"۔

جناب سردار کانن سنگھ صاحب سردول گڑھ سے لکھتے ہیں کہ "میں سولہ سال سے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر رہا ہوں نہ صرف میں بلکہ جس نے بھی استعمال کیا۔ گرویدہ ہو گیا ایک شیشی جلد بھجوایئے"۔

جناب ایس۔ ایچ۔ گپتا صاحب رامامنڈی سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ اتنا مفید رہا جس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ براہ کرم ۲ دو شیشی جلد بھجوایئے۔ بعض لواحقین کو بطور تحفہ دینا ہے۔ دنیا مان گئی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں"

قیمت فی تولہ ۲ دو روپیہ آٹھ آنہ

خصوصیت

اس کارخانہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا منیجر طبیہ کالج علی گڑھ کی اعلیٰ ڈگری (ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس) یافتہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کارخانہ کی ہر ایک دوا بفضلِ ایزدی تیر بہدف ثابت ہو رہی ہے آپ زنانہ و مردانہ پیچیدہ و کہنہ امراض میں بہترین طبی مشورہ بھی لے سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ ہندوستان کے سابق وائسرائے ہند اپنی بیوی اور تین بیٹیوں کے ہمراہ لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ہندوستان سے انگلستان تک کا سفر ہوائی جہاز میں طے کیا۔

نیو یارک ۲۷ اکتوبر۔ رومانیہ کے سابق شاہ کیرول آج کل میکسیکو میں جلاوطنی کے ایام گذار رہے ہیں۔ انہوں نے شہر میں ایک بہت بڑا ہوٹل خرید لیا ہے۔ پچھلے دنوں سابق شاہ کیرول نے امریکہ جانے کی اجازت مانگی تھی۔ جو نہیں دی گئی تھی۔

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ روئی کے سٹہ کی دوبارہ اجازت دے دی جائے۔ حکومت نے روئی کی گانٹھ کی زیادہ سے زیادہ قیمت ۵۵۰ روپے اور کم سے کم چار سو روپیہ مقرر کر دی ہے۔ روئی کا سٹہ ان قیمتوں کے درمیان کیا جا سکتا ہے۔ اسکی خلاف ورزی کی صورت میں سٹہ بند کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ قاہرہ ریڈیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈوڈیکانیز کے جزیرہ کاس میں جو اتحادی چھاپہ مار دستے رہ گئے تھے۔ وہ اپنا کام بخیر و خوبی ختم کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ روما ریڈیو نے جس پر آج کل جرمنوں کا قبضہ ہے۔ یہ اعلان کیا ہے کہ مسولینی کی فوج کا پہلا بٹالین جس کا نام بینٹو مسولینی بٹالین ہے۔ میدان جنگ میں آ گیا ہے۔ اور اٹلی میں جنگ شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ چین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ولنگٹن کو نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ سے چین کی تمام پارٹیوں میں اتحاد ہو گیا ہے۔ ساحلی علاقوں سے جو شہری ہٹ کر اندرون ملک میں چلے گئے ہیں۔ اس سے صوبائی حدیں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔ چین میں جو سیاسی اتحاد قائم ہوا ہے۔ یہ جنگ کے بعد بھی قائم رہیگا۔ ہم یہ کوشش کرینگے۔ کہ چینی عوام کو جمہوری طرز کی حکومت قائم کر کے اتحاد کی تلقین کریں۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ماسکو کانفرنس ہماری ہے۔ یہ کانفرنس جنگ کو جلد ختم کرنے کے لئے ہی نہیں بلکہ مستقبل کے امن کی بنیادیں قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہے۔ جس وقت تک غربت۔ تنگدستی اور فلاکت کا خاتمہ نہیں کر دیا جاتا اور لوگوں کی اقتصادی زبوں حالی درست نہیں کر دی جاتی۔ دُنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ شیخ عبدالمجید صاحب سندھی مسلم لیگ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کے استعفے کی وجوہ بیشمار ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ ان کے صوبائی لیگ لیڈروں اور مسلم وزراء کے اختلافات ہیں۔ شیخ عبدالمجید صاحب اب سندھ میں ایک نئی پارٹی قائم کر رہے ہیں۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ ۸ مسلمان ممبران سے مل گئے ہیں۔ نیز وہ ۵ ہندو ممبروں کو جن میں ۲ وزیر بھی شامل ہیں۔ اپنی حمایت پر آمادہ کر لینے کے متعلق پُرامید ہیں۔ نئی پارٹی کا نام اتحاد پارٹی ہوگا۔ چند دنوں تک سیاسیات سندھ میں دلچسپ تغیرات کی اُمید ہے۔

واشنگٹن ۲۷ اکتوبر۔ صدر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۸ اور ۴۵ سال کے درمیان عمر رکھنے والے وہ تمام امریکی جو ممالک خارجہ میں ہیں۔ فوجی بھرتی کے لئے ان ممالک کے امریکن قونصل خانوں اور سفارتخانوں میں حاضر ہو جائیں۔

سورت ۲۷ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پرائس کنٹرولر سورت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی شخص حصول اجازت کے بغیر ضلع سورت کے ایک گاؤں سے دوسرے میں یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں چاول اور دھان نہ لیجائے۔ خلاف ورزی پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ تین سال باشقت کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حضور وائسرائے ہند اور لیڈی ویول بنگال کا دورہ کرنے کے بعد آج تیسرے پہر اپنی پارٹی کے ساتھ دہلی واپس آ گئے ہیں۔

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ ہندوستانی ہائی کمان کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ انگریزی بمبارو نے کل پھر برما میں مانڈلے سے مشرق اور مغرب کی جانے والی ریلوے لائن پر حملہ کر کے ۵ انجنوں اور ۸۰ سے زیادہ گاڑی کے ڈبوں کو تباہ کیا کلیمو کے پاس بھی بعض جاپانی جھونپڑیوں اور فوجی ٹھکانوں کی خبر لی۔ مایو کے جزیرہ نما میں بھی بم گرائے۔ ایراودی دریا میں ایک چھوٹے جہاز کو ڈبو دیا۔ اور ایک ڈسٹرائر کو آگ لگادی

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ جنوبی بحرالکاہل میں شمالی سالومن کے جزیرہ مونو پر قبضہ کرنے کے بعد اب، اتحادی فوجیں ٹائیلن کے جزیرہ نما پر بھی قبضہ کر چکی ہیں۔ اس سے نیو برٹن میں رابول کی چھاؤنی پر حملہ کرنے کے لئے اب اتحادیوں کو بہت آسانی ہو گئی ہے۔ اور اب رابول کی چھاؤنی کے ۱۰۰ میل اور قریب ہو گئے ہیں۔ کل اتحادی فوجیں شمالی سالومن کے ایک اور جزیرہ نما پر اُتر گئی ہیں۔ جو اتحادی مونو میں اُترے تھے۔ انہوں نے جاپانیوں کو مشرق کی طرف دھکیل دیا ہے۔ ہوائی حملے میں دشمن کے بارہ ہوائی جہاز گرائے گئے۔

ماسکو ۳۰ اکتوبر۔ روسی اعلان مظہر ہے کہ نیپر دریا کے جنوب میں چٹیل میدان میں روسی کریمیا کی طرف بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے ۸۰ جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک جگہ میلیٹی پال سے ۷۰ میل مغرب کیطرف ہے۔ اس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ روسی کریمیا کے کتنے قریب ہیں۔ جنوبی روس میں اب روسی نوگاروڈ پر بڑھ رہے ہیں۔ میکرد پال کی طرف جو روسی بڑھ رہے ہیں۔ وہ اب اس مقام سے ۲۰ میل دُور رہ گئے ہیں۔ نیپرو پٹروسک کے علاقے میں بھی رُوسی ۶ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس مورچے میں سخت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جرمن جس سختی سے یہاں مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور کسی جگہ ایسی مضبوطی سے مقابلہ نہیں کرتے جرمنوں نے یہاں اور ہوائی جہاز بڑھا دیئے ہیں۔ ادھر روسیوں نے بھی اور ہوائی جہاز منگا کر جرمنوں کا مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ بعض روسی دستے زیپوراگ کے بہت قریب ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے اٹلی میں گائٹا کی بندرگاہ پر سخت حملہ کیا۔ یہ بندرگاہ نیپلز سے ۳۰ میل شمال کی طرف ہے۔ روم کے جنوب میں ۲ ہوائی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا۔ میدانی اتحادی فوجیں بھی برابر آگے بڑھتی جا رہی ہیں اب تمام مورچوں پر جرمن پہلے سے زیادہ مقابلہ کر رہے ہیں۔ آٹھویں فوج کے بائیں بازو پر انگریزی اور کینیڈین دستے ایزرنیا سے صرف ۱۵ میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ پانچویں امریکن فوج نے آگے بڑھ کر ایک اور اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں سے روم جانے والی سڑک پر حملہ ہو سکتا ہے۔

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ مسٹر روزویلٹ نے کل ایک تقریر میں کہا۔ کہ ماسکو میں جو اتحادی ممالک کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں ہر قسم کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر روزویلٹ نے کہا۔ کہ کانفرنس کے سامنے اسوقت یہ مقصد ہے کہ ظلم کو دُنیا سے مٹا دیا جائے اور امن و امان اور انصاف کو قائم کیا جائے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپنے کہا کہ ہمارا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہم اس جنگ میں مل جُل کر کام کریں۔ بڑی بات یہ ہے کہ ہم آپس میں یہ فیصلہ کریں کہ اب بھی اور جنگ کے بعد بھی ہم متحد ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ تمام فیصلہ جات کا اعلان ماسکو سے جلد کیا جائیگا آخر میں آپ نے کہا۔ کہ اس کانفرنس کے تمام ممبروں نے نہایت ٹھنڈے دل سے کام لیا ہے۔ اور سو فیصدی میل جول قائم رکھا۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل پھر انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں [illegible] کے ہوائی اڈوں پر شدید بمباری کی

"سیڈوٹین"

کے استعمال سے تمام دماغی اور اعصابی شکایات مثلاً ہسٹیریا۔ بے خوابی جرع تشنج۔ اُم الصبیان اور دردِ سر وغیرہ شکایات بہت جلد دُور ہو جاتی ہیں۔ ننھے بچوں کے اکثر امراض کے لئے عمدہ ڈاکٹر ہے!

دواخانہ "طب جدید" متصل ڈاکخانہ قادیان

کوئین ٹیبلٹس براۓ ملیریا

ٹکیاں (۱۰۰ ٹکیہ دو روپے)

دی کوئین سٹورز قادیان

عزیز کاربالک منجن

دانتوں کے جملہ امراض کا علاج!

قیمت فی اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ عزیز کاربالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان